"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

سہ ماہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخاء ۱۳۵۵ھش — اکتوبر ۱۹۷۶ء

10
1976

— ایڈیٹر —

نور الدین منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

اخاء ۱۳۵۵ھ

(اکتوبر ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نورالدین منیر ایم۔اے

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

- ظہورِ مہدی (اداریہ) ص ۲
- ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دوصد سالہ جشنِ آزادی۔ ۵
- کاروانِ اسلام ۱۰
- اشتہارات ۱۵

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید دفاترِ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخاء ۱۳۵۵ ہش

(اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اداریہ

ظہورِ مہدی

گذشتہ ماہ کے اداریہ میں اِس امر کا تذکرہ کیا گیا تھا کہ ظہورِ مہدی کا عقیدہ پوری اُمّت میں مسلّم اور مشہور ہے اور ہر زمانہ میں علمائے اُمّت اور بزرگانِ دین اُمّت کو مہدی کے ظہور کی خوشخبری دیتے آئے ہیں نیز یہ کہ مسیح اور مہدی کی آمد کے لئے قرآن شریف اور احادیث نے جو علامات مقرر کی تھیں وہ سب اپنے وقت پر پوری ہو چکی ہیں اِس لئے خوفِ خدا اور محبتِ رسولؐ کا تقاضا یہی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصدیق کی جائے کیونکہ اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ آپ نے ہی کیا اور آپ نے ہی ان تمام علاماتِ ماثورہ کو اپنے دعویٰ کے لئے بطور گواہ پیش کیا نیز آپ نے ہی وہ کام کر دکھایا جس کا کرنا مہدی کے ذمہ تھا یعنی اسلام کو باقی ادیان پر دلائل کے ذریعہ غلبہ بخشنا۔

علامات جو پوری ہوئیں وہ تو بہت ہیں اِس مختصر اداریہ میں صرف ایک علامت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے اپنے الفاظ میں ہی پیش کی جاتی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"صحیح دار قطنی میں ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں :-

انّ لمهدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السّمٰوٰت والارض
ینکسف القمر لاوّل لیلةٍ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف
منه ط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ :- یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اَور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سُورج کا گرہن اُس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ اور ایسا واقعہ ابتدائے دُنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اُس کا ہونا مقدّر رہے۔ اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرینِ ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گذر چکا ہے۔ اسی صفت کا چاند اور سُورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔ اور جیسا کہ ایک اَور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہُوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دُنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعیّن ہُوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا۔ اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔ اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصّب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہُوا یعنی اُن کے زعم کے موافق

"چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہیئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن

قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔"
مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی نا سمجھی ہے کیونکہ دُنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کے لئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرھویں۔ چودھویں پندرھویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سُورج کے گرہن کے لئے تین دن خدا کے قانونِ قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں۔ اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سُورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کی رُو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سُورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوُا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوُا اور سُورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوُا۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۰۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخی لحاظ سے یہ گرہن ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں واقع ہوُا یعنی ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں چاند کو اس کی گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں یعنی تیرھویں تاریخ کو گرہن لگا اور اسی رمضان میں سُورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن یعنی اٹھائیس تاریخ کو گرہن لگا۔ اور یہ نشان دو مرتبہ ظاہر ہوُا۔ اوّل اس کُرّہ زمین میں اور پھر امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں واقع ہوُا جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔

پس جو علامت رسولِ خدا حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کی مقرر فرمائی تھی وہ تو پوری ہو چکی۔ کوئی ہے جو اس عظیم الشّان نشان پر ٹھنڈے دل سے غور کرے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کی پیروی میں مہدی معہود کی تصدیق کرے؟ ؎

"آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار"

(مسیح موعود علیہ السلام)

مرسلہ: مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ مشن

ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دو صد سالہ جشنِ آزادی

(BICENTENNIAL)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط دوم)

۱۷۷۵ء میں PATRIOTS یعنی ملکی وفاداری کا دم بھرنے والوں نے میساچوسٹ ریاست میں اپنے آپ کو خوب منظم کر لیا اور ایک گاؤں کنکوڈ میں خوراک اور گولہ بارود کافی مقدار میں جمع کر لیا جس کی اطلاع گورنر باسٹن کو ہو گئی اس نے فوری طور پر ان کی سرکوبی کے لئے فوج بھجوائی مگر امریکن کو پہلے سے پتہ چل گیا اور وہ وہاں سے نکل گئے اور جب برٹش فوجیں وہاں پہنچیں تو ان کے ہاتھ بہت کم سامان لگا جو انہوں نے تباہ کر دیا۔ اس موقع پر پہلی بار بندوق چلائی گئی اور سموئیل آدم جو جنگل میں چھپا ہوا تھا اور جس کو برٹش فوجیں تلاش کر رہی تھیں بندوق کی آواز سن کر بہت خوش ہوا کہ اب وہ موقع پیدا ہو گیا ہے جس سے امریکن کو برطانیہ کے خلاف اکٹھا کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق لڑائی کے لئے تیار تھے چنانچہ ان کی اصل مٹھ بھیڑ ایک پہاڑی پر جسے BUNKER HILL کہتے تھے وہاں ہوئی۔ اس میں قریباً ۴۰۰ امریکن مارے گئے مگر برٹش کا نقصان زیادہ ہوا ان کے قریباً ایک ہزار فوجی مارے گئے۔ اس جنگ کو BATTLE OF BUNKER HILL کہتے ہیں۔

اس موقع پر فلاڈلفیا میں دوسری کانٹینینٹل کانگریس (SECOND CONTINENTAL CONGRESS) کی میٹنگ ہو رہی تھی، جب انہیں بنکر ہل (BUNKER HILL) کی لڑائی کی خبر ملی تو اس موقع پر امریکن فوج کے لئے کمانڈر انچیف کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ چنانچہ میساچوسٹ ریاست کے جان آدم نے جارج واشنگٹن کا نام پیش کیا جو کانگرس نے منظور کر لیا اور اس طرح جارج واشنگٹن امریکن فوج کے پہلے جنرل مقرر ہوئے۔ ۲ر جولائی ۱۷۷۵ء کو جارج واشنگٹن نے کیمبرج میساچوسٹ پہنچ کر فوج کا چارج سنبھال لیا۔ اس وقت امریکن فوج کی حالت نہایت دگرگوں تھی۔ ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے تن پر مناسب کپڑے

نہیں تھے اور اکثر ان میں سے محض کسان تھے جو
جانوروں کا شکار جانتے تھے مگر انہیں فوجی ٹریننگ
ہرگز حاصل نہیں تھی مگر جارج واشنگٹن نے انکے
اندر ایک آزادی کی رُوح پھونک دی اور ان کو
تیار کر کے برٹش فوجوں کے ساتھ جنگ شروع کر دی
آخر مارچ ۱۷۷۶ء کو برٹش فوجوں کو باسٹن سے
نکال بھگایا۔ اس شکست کے بعد برٹش فوجیں جن کو
(RED COATS) یعنی سُرخ کوٹوں والے کہتے
تھے سمندر کے راستے NOVA SCOTIA کی
طرف نکل گئے جو اب کینیڈا کا ایک حصّہ ہے۔

اِس موقع پر دوسری کانٹینٹل کانگریس میں
ایک نہایت ہی اہم معاملہ پیش تھا اور اس پر بحث
وتمحیص ہو رہی تھی۔ ورجینیا ریاست کے ایک ممبر
رچرڈ ہنری لی (RICHARD HENRY LEE)
نے تجویز پیش کی کہ اب ریاستہائے متحدہ امریکہ کو
مکمل طور پر حکومتِ برطانیہ سے آزادی کا اعلان
کر دینا چاہیئے مگر بعض ممبران اس تجویز کے خلاف
تھے اور کہنے لگے کہ ہم تو صرف برطانیہ کے سلوک
کے خلاف ہیں اور ان سے باہمی افہام وتفہیم کے
ذریعہ اپنے حقوق چاہتے ہیں ورنہ برطانیہ جو ان کی
مادرِ وطن ہے اس سے الگ ہونے کا سوال ہی
پیدا نہیں ہوتا مگر آزادی کے حق میں جو ممبران
تھے وہ ایسے ممبران کو اپنے خیال سے متفق کرنے میں
کامیاب ہو گئے چنانچہ ۲ر جولائی ۱۹۷۶ء کو جب ووٹ
لئے گئے تو سب نے بالاتفاق ووٹ دیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"These united colonies are and of right, ought to be, free and independent states."

کہ یہ ریاستہائے متحدہ اِس بات کا حق رکھتی ہیں
کہ وہ آزاد اور خودمختار ریاستوں کی حیثیت اختیار
کر لیں۔

یہ ریزولیشن چونکہ ۲ر جولائی کو پاس کیا گیا
تھا اِس لئے جان آدم کا خیال تھا کہ ۲ر جولائی کو اصل
آزادی کا دن منایا جائے لیکن چونکہ مزید بحث وتمحیص
اور اعلانِ آزادی کے الفاظ تیار کرنے میں دو یوم اور
لگ گئے اِس لئے ۴ر جولائی کا دن جشنِ آزادی کے لئے
مقرر کیا گیا۔ ۲ر جولائی کو پانچ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی
گئی جن کے سپرد آزادی کے اعلان کے الفاظ
(DECLARATION OF INDEPENDENCE)
تیار کرنے کا کام ہوا اس میں مندرجہ ذیل ممبران شامل
تھے:۔

THOMAS JEFFERSON — VIRGINIA

JOHN ADAMS — MASSACHUSETTS

BENJAMIN FRANKLIN — PENNSYLVANIA

ROBERT LIVINGSTON — NEWYORK

RAGER SHERMAN — CONNECTICUT

اصل میں اس کمیٹی کے ایک ممبر تھامس جیفرسن نے بعد میں تیسرے پریذیڈنٹ بنے اعلانِ آزادی کے الفاظ تیار کئے چنانچہ ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو یہ DECLARATION OF INDEPENDENCE کانگریس کے ممبران کو پڑھ کر سنایا گیا اور سب نے بالاتفاق اس کی منظوری دی اور دستخط کر دیئے۔ اس کے بعد ۸ جولائی کو اسے شائع کر دیا گیا اور اس روز فلاڈلفیا کے عوام و خواص سٹیٹ ہاؤس کے عقب میں جمع ہوئے اور کرنل جان نکسن نے اعلانِ آزادی کے الفاظ پڑھ کر سنائے جس سے لوگوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور وہ اُچھلنے کودنے اور تالیاں بجانے لگے۔ اس موقع پر چرچوں کی گھنٹیاں بھی بجائی گئیں نیز سٹیٹ ہاؤس کی گھنٹی بھی بجائی گئی جو وہاں ۱۲۵۳ء میں لٹکائی گئی تھی۔ یہ گھنٹی سٹیٹ ہاؤس میں تھی جسے اب آزادی کا ہال کہتے ہیں مگر اب جشنِ آزادی پر وہاں سے نکال کر اسے ایک الگ شاندار عمارت میں لٹکایا گیا ہے۔ اسے LIBERTY BELL یعنی آزادی کی گھنٹی کہتے ہیں اور یہ اب روزانہ ہزاروں لوگوں کی زیارت گاہ ہے۔ بار بار بجانے سے اس میں دراڑ (CRACK) پڑ گئی ہے جس دن آزادی کا اعلان فلاڈلفیا میں ہو رہا تھا اسی روز برٹش فوجیں کافی تعداد میں جہازوں کے ذریعہ نیویارک کے داخلی پہاڑیوں پر اتریں۔ جنرل واشنگٹن نے دفاع کی کافی کوشش کی مگر شکست کھائی اور امریکن فوجوں میں سے کافی مارے گئے۔ اب واشنگٹن کے پاس صرف پانچ ہزار فوجی رہ گئے وہ کم تجربہ کار جن کی یونیفارم پھٹی ہوئی تھیں اور سردی سے بچاؤ کے لئے ان کے پاس گرم کپڑے بھی نہیں تھے مگر جارج واشنگٹن نے ان کے حوصلے بلند رکھے اور نیویارک سے نکلنے کے بعد ۲۵ دسمبر ۱۷۷۶ء کو اس نے نیوجرسی کے ایک گاؤں ٹرنٹن (TRENTON) پر حملہ کر دیا جہاں جرمن فوجیں برٹش کی طرف سے حفاظت کے لئے مقرر کی گئی تھیں ان میں سے بہت سے مارے گئے اور ۹۰۰ سے زائد نے ہتھیار ڈال دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱ ستمبر ۱۷۷۷ء کو برٹش کے ایک جنرل ولیم ہووے (SIR WILLIAM HAWE) نے جارج واشنگٹن کو شکست دے کر فلاڈلفیا پر قبضہ کر لیا۔ یہ وقت امریکن فوجوں کے لئے سخت آزمائش کا تھا۔ ۱۷۷۷ء ۱۷۷۸ء کا سارا موسم سرما جارج واشنگٹن کی فوجوں کے ساتھ پنسلوانیا کی ایک وادی فورج (VALLEY FORGE) میں کیمپ میں گذارنا پڑا۔ سردی بلا کی تھی مگر اس سے بچاؤ کے لئے ان کے پاس کوئی کپڑے نہیں تھے جس کی وجہ سے سینکڑوں ان میں سے لقمۂ اجل بن گئے اور سینکڑوں جارج واشنگٹن کو چھوڑ کر چلے گئے اور بہت کم تعداد باقی رہ گئی لیکن جو باقی رہے وہ اچھے آزمودہ کار اور جرأت مند ثابت ہوئے

اسی اثنا فرانس میں بنجامین فرینکلین (BENJAMIN FRANKLIN) امریکہ کی طرف سے فرانس سے امداد کی بات چیت کر رہا تھا چنانچہ ۱۸ جون ۱۷۷۸ء کو یہ خبر ملی کہ فرانس کی فوجیں امریکن لوگوں کی امداد کیلئے

جہازوں کے ذریعہ روانہ ہو چکی ہیں۔ یہ خبر ملتے ہی
برٹش کمانڈر فلاڈلفیا کو چھوڑ کر اپنی فوجیں نیویارک
لے گیا کیونکہ وہ شہر کسی صورت میں بھی وہ دشمن کے
قبضہ میں دینا نہیں چاہتے تھے لہذا امریکن کو آسانی
سے دوبارہ فلاڈلفیا پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا۔ گو
اندرونِ ملک بھی بعض جگہوں پر جنگ جاری تھی اور
کسی جگہ برٹش اور کسی جگہ امریکن کامیاب ہو رہے تھے
لیکن اصل جنگ شمال مشرقی ساحل کی ریاستوں میں
جاری تھی۔ یکم اگست ۱۷۸۱ء کو برٹش کمانڈر نے یہ
سوچ کر کہ ورجینیا ریاست کو اس وقت تک فتح
نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ان کے پاس کوئی سمندری
بندرگاہ نہ ہو جہاں وہ آسانی سے فوجی اور اپنی
خوراک کا ساز و سامان اتار سکیں۔ چنانچہ اس نے
یارک ٹاؤن کا انتخاب کیا اور وہاں ایک مضبوط قلعہ
تعمیر کر لیا۔ یہاں اب بآسانی سامانِ رسد اور فوجیں
وغیرہ اتاری جا سکتی تھیں مگر لارڈ کارنوالس کی حیرانگی
کی حد نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ سب سے پہلا جہاز
جو اس بندرگاہ پر آکر رکا اس میں جارج واشنگٹن
اور فرانس کی فوجیں تھیں اور انہوں نے اس بندرگاہ
کو برٹش جہازوں کی آمد کے لئے کلیتہً بند کر دیا اور
پھر برٹش قلعہ پر ایسے زور کا حملہ کیا کہ ان کی سب
GUNS کو خاموش کر دیا۔

اب لارڈ کارنوالس کو چونکہ اپنی شکست سامنے
نظر آ رہی تھی لہذا ۱۷۔ اکتوبر ۱۷۸۱ء کو اس نے
ہتھیار ڈال دئے اور سفید جھنڈا لہرا دیا اور ڈرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ اس کا اعلان بھی کیا گیا۔ فلاڈلفیا میں جب
یہ خبر ملی تو وہاں گھر گھر جشن منایا گیا اور اپنی فتح
اور کامیابی پر خوشی منائی گئی۔ یارک ٹاؤن میں لارڈ
کارنوالس کے ہتھیار ڈالنے سے جنگ کا نقشہ کلیتہً
بدل گیا اور نہ صرف شمال مشرقی ریاستوں میں بلکہ
باقی ریاستوں جنوب اور مغرب میں بھی برٹش کے جنگ
ہارنے کے سامان پیدا ہو گئے۔

نئی حکومت:۔ اب امریکن کی اس فتح کے
بعد ایک نئی حکومت بنانے کا سوال پیدا ہوا چنانچہ
۱۷۸۱ء میں تیرہ ریاستوں نے مل کر مشترکہ بہبود کی
خاطر ایک عہد نامہ منظور کیا جس کا نام
ARTICLES OF CONFEDERATION
یعنی دفعاتِ اتحاد رکھا گیا۔ اس کے مطابق متحدہ ریاستوں
کے نمائندگان کی ایک حکومت بنائی گئی جس کو کانگرس
(CONGRESS) کا نام دیا گیا۔ ان نمائندگان میں
سے ایک کو پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا مگر اسے وہ اختیارات
نہیں تھے جو آج کے پریذیڈنٹ کو حاصل ہیں۔

ان دفعاتِ اتحاد میں بعض خامیاں تھیں اور
کانگرس کو کوئی خاص اختیارات حاصل نہیں تھے لہذا
ایک مضبوط حکومت کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ فروری
۱۷۸۷ء میں بارہ ریاستوں کے ۵۵ نمائندگان اس معاہدہ
پر نظرِ ثانی کے لئے فلاڈلفیا میں جمع ہوئے۔ (رہوڈ آئی لینڈ
(RHODE ISLAND) ریاست کے نمائندے
اس میں شامل نہ ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر کانگرس
کو مزید اختیارات دے دیئے گئے تو ان کی آزادی

پھر خطرہ میں پڑ جائے گی۔ بہرحال بارہ ریاستوں کے نمائندگان ۲۵ مئی ۱۷۸۷ء کو اسی ہال میں جمع ہوئے جہاں ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکہ کے اعلانِ آزادی پر دستخط ہوئے تھے اور جہاں سے مشہور لبرٹی بل (آزادی کی گھنٹی) کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا۔ اس اجتماع کو کانسٹی ٹیوشن کنونشن یعنی دستور ساز مجلس کا نام دیا گیا۔ یہ اجلاس خفیہ تھا اور پولیس کا باہر پہرہ تھا۔ ممبران میں کافی بحث و تمحیص ہوئی۔ موافق اور مخالف آراء کا جائزہ لیا گیا اور آخر ۱۷ ستمبر ۱۷۸۷ء کو وہ آئین پاس ہوا جس پر آج تک ریاستہائے متحدہ امریکہ کی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ اس کی تمہید میں کہا گیا:-

"ہم ریاستہائے متحدہ کے باشندے مکمل تر یونین کی تشکیل۔ قیام۔ انصاف خانگی سکون کے استحکام۔ مشترکہ دفاع فلاح عوام کی ترقی اپنے لئے اور آئندہ نسلوں کے واسطے نعمتِ آزادی کے حصول کے واسطے یہ دستورِ اساسی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لئے مقرر و قائم کرتے ہیں۔"

یہ دراصل حکومتِ عوام بذریعہ عوام کا اقرار تھا۔ اس آئین میں ہر شخص کو مکمل آزادیٔ ضمیر آزادیٔ تحریر و تقریر اور آزادیٔ مذہب و ملّت کی ضمانت دی گئی ہے اور باوجود اس کے کہ اس آئین پر قریباً دو صد سال گذر رہے ہیں اس آزادی میں سرِ مُو فرق نہیں آیا اور اسی میں درحقیقت اس ملک کی ترقی اور کامیابی کا راز ہے۔ اس ملک میں ہر مذہب و ملّت کے لوگ پائے جاتے ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے طریق کے مطابق اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی میں نہ صرف آزاد ہے بلکہ اس کی تبلیغ اس کی اشاعت اور لوگوں تک اپنے خیالات پہنچانے میں اسے کوئی روک نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷ ستمبر ۱۷۸۷ء کو اس دستورِ اساسی پر دستخط ہوئے۔ سب سے پہلے جارج واشنگٹن نے دستخط کئے جن کی صدارت میں یہ اجلاس منعقد ہوا تھا پھر بعض اور ممبران نے دستخط کئے مگر اصولاً اس آئین کو قانون کی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتی تھی جب تک کہ ۱۳ میں سے ۹ ریاستوں کے نمائندگان یعنی ۳/۴ کُل ممبران کا اس پر دستخط نہ کرتے۔ لہذا ۲ جون ۱۷۸۸ء تک ۹ ریاستوں نے دستخط کر دیئے پھر بعد میں اور ریاستوں نے دستخط کئے اور اپریل ۱۷۸۹ء کو باقاعدہ حکومت قائم ہو گئی اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کا پہلا صدر جارج واشنگٹن کو منتخب کیا گیا۔

اس آئین کو SUPREME LAW OF THE LAND کہا جاتا ہے یعنی ملک کا سب سے بالا قانون جو ملک کے ہر شہری پر پریذیڈنٹ سے لے کر ایک معمولی فرد تک مساوی طور پر حاوی ہے۔ اس میں کسی وقت اگر کوئی تبدیلی مقصود ہو تو ایسے بل کے لئے تمام ریاستوں کے ۳/۴ کی منظوری ضروری

(باقی آئندہ)

کاروانِ اسلام

نائیجیریا:-

مکرم ایم۔ ایم حبیب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا نے یوروبا زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں شائع کر دیا ہے، الحمد للہ۔ اس میں ترجمہ اور متن کے علاوہ ایک انڈکس بھی شامل ہے۔ اسے باقاعدہ طور پر ۴ ستمبر ۱۹۷۶ء کو پبلک کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر دو جگہ پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ حاضرین میں مختلف مساجد کے خطیب اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ کثیر تعداد میں شامل تھے۔ یہ جلسے مرکزی لائبریری لیگوس اور ماپوہال ابادان میں کئے گئے۔

لیگوس میں پبلک سے شائع کردہ ترجمہ کا تعارف آنریبل ایم، اولا۔ بوریمو نے کرایا۔ آپ محکمہ زراعت اور قدرتی وسائل میں کمشنر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ محترم ایم۔ اے۔ اباجی اور محترم ایس۔ بی۔ گیوا نے بھی تقاریر کیں۔ ابادان میں اس کا تعارف ابادان یونیورسٹی کے ڈاکٹر لطیف حسین نے کرایا۔ تقاریر میں جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی اسلامی خدمات کو کھلے دل سے خراجِ تحسین پیش کیا گیا اور یوروبا زبان میں ترجمہ کی اشاعت پر جماعتِ احمدیہ نائیجیریا اور اس کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کی گئی۔ مولانا صاحب موصوف نے ان تھک محنت اور جماعت کے بھرپور تعاون سے یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

غانا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی لبشیر احمد صاحب اختر تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیرِ رپورٹ میں ٹیچیمان سرکٹ کا پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تربیتی امور بیان کئے۔ غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقات کی۔ ایک مسجد کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مہدی معہود کے متعلق بتائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد بیان کی اور فوٹو دکھائی تو وہ بے اختیار کہنے لگا کہ الحمد للہ میں اس مبارک وجود کا فوٹو دیکھ رہا ہوں۔ جب اس کو پسرِ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوٹو دکھائی گئی تو کہنے لگا کہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ وہ شادی کرے گا اور اس کے بیٹا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سلطان محمود انور صاحب مبلغ اکرا لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں گائیڈنس اخبار کی پروموشنل مہم کی۔ محکمہ امیگریشن سے ضروری امور کے تعلق میں رابطہ قائم رہا۔ تقاریر میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی اہمیت واضح کی۔ تعلیم القرآن کلاس باقاعدگی سے جاری ہے۔ تبلیغ کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے پریچرز کے عہدیداران کے انتخاب کرائے۔ چار افراد نے بیعت کی۔ اکرا میں PREPARATORY سکول جاری کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی ضروریات کا جائزہ لیا اور مکمل سکیم بنانے کے سلسلہ میں کام شروع کیا ہے۔

مکرم محمد یوسف یاسن صاحب لکھتے ہیں کہ یوم مصلح موعود کا جلسہ سالٹ پانڈ میں مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ۲۲ فروری کو منعقد ہوا۔ جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے علاوہ اردگرد کے دیہات میں بھی جلسے کر کے اس پیشگوئی کی اہمیت واضح کی گئی۔ اسی طرح مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا جس میں توریت و انجیل سے آپ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کی گئیں۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ بھی منعقد کیا جس میں حضور علیہ السلام کی تعلیمات اور سیرت پر روشنی ڈالی۔

مکرم عبدالرزاق صاحب بطے مبلغ ٹمالی مشن لکھتے ہیں کہ نمازِ فجر کے بعد درس قرآن کریم باقاعدگی سے ہوتا ہے نیز بعض دعائیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔ احباب کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی گئی۔ دکانوں پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جماعتوں کا دورہ کیا۔ صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات وصول کئے۔

سیرالیون :-

مکرم میر عبدالمجید صاحب انچارج مگبورکا مشن تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغ کے سلسلہ میں شہر کے لوگوں سے واقفیت حاصل کی اور بعض لوگوں کو تبلیغ بھی کی گئی۔ تبلیغ کے علاوہ تعلیم القرآن کلاس شروع کی ہے چنانچہ بڑوں کے علاوہ پندرہ بچے بھی بڑے شوق سے شامل ہوتے ہیں اور امید ہے کہ چند دن تک تعداد کافی بڑھ جائے گی۔ خطباتِ جمعہ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چندوں کی اہمیت پر خطبہ دیا کہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور اولادوں کی تربیت پر زور دیا۔

مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ روکوپر لکھتے ہیں کہ خاکسار نے ریڈیو پر قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم خورشید صاحب نے "اسلامی معاشرہ" پر تقریر کی۔ ایک جمعہ فاربے کے مقام پر پڑھایا

وہاں کالج کے طلباء کو دُنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ
دینی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت امام مہدی
علیہ السلام کی آمد کے نشانات بیان کئے۔ لیسٹر میں
ایک احمدی چیف منتخب ہوئے ان کی رسم تاجپوشی
میں شرکت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں
کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ و تربیت کے علاوہ
مختلف مشنوں کے عیسائی پادریوں اور لیڈروں
کو دعوت دی۔ تقریباً ۲۵ مہمان تشریف لائے۔
مہمان نوازی کے بعد تقریب کا آغاز دعا کے ساتھ
ہوا۔ موضوع تھا SIN AND SALVATION
یہ دلچسپ بحث آٹھ بجے رات سے گیارہ بجے رات
تک جاری رہا۔ احمدیوں کے دلائل اور علم کلام سے
عیسائی بہت متأثر ہوئے اور اگلے ماہ انہوں نے
ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی ہے۔

گیمبیا:-

مکرم مولوی عبدالشکور صاحب لکھتے ہیں
کہ خاکسار نے دو احباب کی معیت میں سینیگال کا
آٹھ روزہ دورہ کیا۔ جلسے کر کے احبابِ جماعت
کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی غیر از جماعت
دوستوں تک پیغامِ حق پہنچایا۔ اس ملک کے لوگوں
میں تلاشِ حق کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے
ہماری باتوں کو بہت غور سے سُنا۔

مکرم محمد اکرم ملک صاحب تحریر کرتے ہیں
کہ خاکسار نے دفاتر کے کارکنان، کمشنر صاحب،
چیف صاحب، ہیڈ کلرکس، پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے
انچارج، ایس۔ آئی صاحب سے وقت حاصل کر کے
ملاقات کی اور ان تک پیغامِ حق پہنچایا۔ انہوں نے
جماعتِ احمدیہ کی خدمات کی بہت تعریف کی۔

تنزانیہ:-

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سونگھیا سے
لکھتے ہیں کہ جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورے کئے
گئے۔ "تعلیم القرآن کی اہمیت" کے موضوع پر
خطاب کیا۔ NUMTUMBO قصبہ کے سولہ
سرکردہ افراد (عیسائی اور مسلمان) جو دین اور
سیاست میں معروف ہیں ان کو کتب بطور تحفہ
دی گئیں اس طرح اس قصبہ میں جماعت کا نام اور
کام پہنچ گیا۔ اس سفر کے دوران ۳۰ بیعتیں ہوئیں
الحمد للہ۔

ایک اور گاؤں میں بعض سیاسی رہنماؤں
سے رابطہ قائم کیا۔ انہیں کتاب "آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے معجزات" بطور تحفہ دی۔

مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد نے
ٹبورہ سے تحریر کیا ہے کہ قرآن مجید اور حدیث کا
درس باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔ بعض مقامات کا
دورہ کر کے احبابِ جماعت پر نمازِ جمعہ کی اہمیت
واضح کی۔ چندوں کی ادائیگی کی تلقین کی۔ ایک مقام
پر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مشن ہاؤس آنے والے
احباب کو پیغامِ حق پہنچایا۔

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بدوملہوی

نے ٹانگا سے لکھا ہے کہ جماعت کے جملہ احباب کا تعلیمی پروگرام جاری رہا۔ بچوں کو باقاعدگی سے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ چالیس سے زائد غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ دکانوں اور ہوٹلوں پر لٹریچر تقسیم کیا۔ مشن میں آنے والوں کو تبلیغ کی اور ان کے سوالات کے جوابات دئے۔ عیسائی پادریوں سے کفارہ کے موضوع پر گفتگو کی اسی طرح تین عیسائی تین روز متواتر رات کے بارہ بارہ بجے تک تبلیغی بحث کرتے رہے اور بالآخر کلمۂ شہادت پڑھ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت کی توفیق پائی، الحمد للہ

مکرم مولوی رشید احمد صاحب سرور لکھتے ہیں کہ احبابِ جماعت کو قرآن مجید پڑھنے اور اسکی آیات پر غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تنزانیہ کے وزیرِ اعظم جناب رشید کواوا سے ملاقات کی۔ اس موقع پر شہر کے معززین، سیاسی لیڈروں اور گورنمنٹ کے افسروں سے ملاقات کی اور حسب موقع پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں خاکسار کو عدالت میں بطور گواہ طلب کیا گیا کہ نکاح، طلاق اور خلع کی وضاحت اسلامی تعلیم کی روشنی میں کروں۔ عدالت اور سامعین پر میری شہادت کا بہت اچھا اثر ہوا۔ حتیٰ کہ مجسٹریٹ نے اپنے معاونین سے مشورہ کرنے کے بعد خلع کے ایک مقدمہ کی سماعت کر کے اس کا فیصلہ اسلامی تعلیم کے مطابق کرنے کے لئے تمام ذمہ داری خاکسار پر ڈال دی اور مدعی اور مدعا علیہ کو اپنے مقدمہ کے فیصلہ کے لئے خاکسار کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا کے ایک مخلص احمدی کی وفات

اطلاع ملی ہے کہ کینیا میں سلسلہ کے ایک نہایت مخلص، جاں نثار اور فدائی احمدی بھائی معلم یوسف عمر صاحب وفات پا گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد میں احمدیت کو قائم رکھے اور ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین

معلم یوسف عمر صاحب کینیا کے مغربی صوبہ کے رہنے والے تھے اور مارا گولی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۹۶۷ء میں بیعت کی تھی۔ اپنی زبان کے علاوہ سواحیلی زبان پر اچھا عبور حاصل تھا اور کچھ عربی سے بھی مس رکھتے تھے۔ بیعت کرنے سے پہلے قرآن کریم سواحیلی کے علاوہ سواحیلی زبان میں سلسلہ کی کتابیں انہوں نے خود خرید کر پڑھ لی تھیں۔ آخر انشراح صدر ہونے پر انہوں نے اپنے ساتھی اور دوست محمد کے ساتھ بیعت کر لی مگر کہا کہ ابھی ہماری بیعت کو اخفاء میں رکھیں ہم انشاء اللہ یہاں کے علاقہ کے لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں جب کچھ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے تو پھر بیعت کا اعلان کریں گے۔

ان دنوں یہ اپنے علاقہ کی جامع مسجد کے

امام تھے اور سکول میں دینیات بھی پڑھاتے تھے۔
خاموشی سے احمدیت کے حق میں راستہ ہموار
کرتے رہے مگر کسی نے بیعت کرنے کی جرأت نہ کی۔
آخر ایک مرحلہ ایسا آن پہنچا کہ ان کی بیعت سے
اخفاء کا پردہ اُٹھانا پڑا۔ بس پھر کیا تھا اس علاقہ
میں مخالفت کا ایک طوفان اُمڈ آیا۔ ان کو مسجد کی
امامت سے الگ کر دیا گیا اور سکول سے بھی جواب
مل گیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ جب تک انہوں نے
بیعت کو چھپائے رکھا مخالفت تو نہ ہوئی تھی
لیکن بیعت بھی کوئی نہ ہوئی۔ جونہی مخالفت شروع
ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حامیوں کو جرأت اور
حوصلہ عطا کیا اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہم
معلم یوسف صاحب کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ تیرہ
افراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کا اعلان
کر دیا۔ معلم یوسف صاحب نے نہایت صبر اور تحمل
سے آزمائش کے یہ دن گزارے اور ثابت قدم رہے
باوجود مالی تنگی اور مخالفت کے ان کے قدم نہ ڈگمگائے۔

سکول اور مسجد سے فارغ ہونے کے بعد
معلم یوسف صاحب نے ایک طرح سے اپنے آپ کو
جماعت کے لئے وقف کر دیا اور علاقہ میں پھر کر
تبلیغ کرنے لگے۔ پہلے خود ایک جگہ جاتے تعلقات
قائم کرتے دوسری بار پھر مجھے ساتھ لے کر جاتے
چنانچہ ان کی اَن تھک کوششوں کی وجہ سے بہت
سے لوگ جماعت میں داخل ہوئے اور کئی جگہ نئی
جماعتیں قائم ہوئیں۔ ایک دفعہ ایک جلسہ کے بعد
چالیس افراد نے بیعت کی اور دوسری میٹنگ میں ساٹھ
افراد جماعت میں شامل ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلم یوسف صاحب کے دوست اور ساتھی
محمد نے اپنے گھر کے پاس زمین کا ایک قطعہ مسجد کیلئے
دیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق دی اور
معلم یوسف صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا گیا پھر بطور
معلم ان کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس کے بعد چھ
اَور مساجد تعمیر ہوئیں۔

(منیر الدین احمد مبلغ سویڈن)

جاپان :-

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد اپنی
رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ مذہب سے دلچسپی رکھنے
والے لوگوں سے ملاقات کی ان کو لٹریچر دیا اور ان کے
سوالات کے جوابات دئے۔ جاپانی مسلم فرینڈ شپ
ایسوسی ایشن کے صدر الحاج مصطفےٰ اکومورا صاحب سے
ملاقات کی۔ نیز ایک گریجوایٹ مسلمان تاجر مسٹر کیا سے
ملاقات کی۔ اِسی طرح ایک جاپانی دوست مسٹر اکوسی صاحب
کو اسلام سے متعارف کروایا۔ ان کے بعض سوالات
کے جوابات دئے۔

فجی :-

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی لکھتے ہیں
کہ تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا کام جاری رہا نیز درس
قرآن کریم باقاعدگی سے دیتا رہا۔ لوگوں کے گھروں
میں جاکر ان سے ملاقات کی گئی۔ مشن ہاؤس آنے والوں
کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔ یومِ خلافت کے

موقع پر ریڈیو فجی والوں نے میری تقریر ریکارڈ کر کے نشر کی۔ یہ تقریر بارہ منٹ کی تھی۔ اسی طرح صوا دارالحکومت میں "یومِ خلافت" پر جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شمس الدین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا فجی میں احمدیت کی ترقی نظامِ خلافت کے ذریعہ ہی ہوئی۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب میڈو نے اپنی تقریر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور بنا کر کھڑا کیا۔ اور ہر مامور کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوتا ہے تا اس کے مشن کی تکمیل ہو۔ اس کے بعد مکرم ا۔ کے۔ حسین صاحب نے "خلافت کی اہمیت پر بزرگانِ ملت کے حوالے پڑھ کر سنائے آخر میں خاکسار نے "برکاتِ خلافت" پر روشنی ڈالی کہ خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں (تمکینِ دین، تسکینِ قلب اور شرک سے محفوظ رکھنے) کو پورا کرتا ہے۔ خلافت کے ذریعہ تمام جماعت اتحاد و اتفاق پر قائم رہتی ہوئی خدماتِ دینیہ کر سکتی ہے۔

یہ بابرکت تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ضروری گذارش

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید)

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

آپ کی خدمت میں پیش پیش

انڈس ٹورسٹ بیورو سروس لاہور

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ لندن۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کی رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں۔

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ بالمقابل فلیٹی ہوٹل ایجرٹن روڈ۔ لاہور

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی ڈیلرز سے رابطہ پیدا کیجئے
ای-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی
ٹیلیفون 5423381 — 5423382
43 48 32

ہر قسم کا سامان سائنس و ایجنسی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبر 6450..
کو یاد رکھیے

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون 52623